ایجہان منتظر خوش باش کاندولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۲۷۔ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۵

چہ گویم با تو گرائی چہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اندر راست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۴۲
معاونین درجہ اول جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام قیمتاً جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اس کو بعدہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ | ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار میں چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدیٔ مسعود مشکل کام ہے اکبر
لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر

مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہوں جوہر

مگر کیا کیجئے جوشِ دلی مجبور کرتا ہے
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہیں اکثر

یہ رتبہ ہے کہاں میرا کہ پیشِ مہدیٔ دوران
سناؤں اپنی طبع نارسا سے نظم میں لکھ کر

مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
مگر ہے دلدہی منظور میری بھی اسے اکبر

یہ ہے خُلقِ عظیم اُس ہادی و مہدیٔ برحق کا
کہ دیکھو نظم اپنی میں سناتا ہوں اسے پڑھ کر

مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مرے مولا
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں میری آرزو یہ ہے
کہ سر میرا فدا ہو آپ کے نقشِ کفِ پا پر

اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغبان اُس کے
نبوت ہو اگر دریا تو آپ اس میں ہیں اک گوہر

اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہیں کشتی بان
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اُس کے مہِ انور

نہیں حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذاتِ اقدس میں
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالقِ اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپ کے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپ کے دم سے

ثنائے حضرتِ اقدس بطرزِ نغز گفتاری
بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زبان عاری

خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
سمجھنے میں بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری

ہیں کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلاموں میں
خدا کے آگے خلوت میں ہے کیا کیا گریہ و زاری

خدا کے واسطے اُلفت خدا کے واسطے نفرت
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی کی دل آزاری

نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہیں کوئی
نظر دوڑا کے دیکھیں میں نے تیرہ صدیاں ساری

ہوئے ہیں امتحان کیا کیا لگی ہیں تہمتیں کیا کیا
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری

یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیوں کو ہوتی ہے
ہے اُن کے سامنے یکساں ہر آسانی و دشواری

خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے آ کر
سب اپنی بھول جاتا ہے زباندانی و طراری

مخالف جتنے ہیں حالت ہے سب کی قابلِ عبرت
بہت سے اُٹھ گئے ہیں نامراد بہت سوں کی ہے اب باری

بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری

قصوری کا قصورہ آخر اُسے یاد کر بیٹھا
ہوئی مٹی میں مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائیں اہلِ امریکہ کہاں ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہو کر
کہ باتیں بھی اُلجھتی تھیں گلے میں ہچکیاں ہو کر

مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
اُٹھا بزمِ جہان سے گویا مشعل کا دھوان ہو کر

دیا کرتے ہیں جو الزام سازش کا بتائیں وہ
یہ سازش پہونچی ہے کس راہ سے آخر کہاں ہو کر

ہمیں حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی پر
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلوں سے دھجیاں ہو کر

بڑھا تھا فسق دنیا میں ضلالت حد کو پہونچی تھی
گلستانِ جہان میں کفر چھایا تھا خزان ہو کر

مگر اسلامیوں کیواسطے شادی کا موقع ہے
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہارِ بوستان ہو کر

وہ سارے کابلی مل کر وہ کہا سکتے نہیں جرأت
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہو کر

شہیدِ عبد اللطیفِ باخدا کو اس طرح کرنا
نہ ہرگز اُس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہو کر

شمار اب جبکہ پہونچیگا ہزاروں کا پچاسی تک
تو ملاؤں کی آنکھیں پھر کھلینگی خونچکان ہو کر

مخالف جتنے ہیں مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
دلوں میں بیٹھی ہے عظمت حساب و دستان ہو کر

رُسل بابا کی حالت سے ہی بچوں تک کو آگاہی
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہو کر

نتیجہ حق میں عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہو کر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آ کر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مردِ میدان ہے تو پھر کیوں اتنا لرزان ہے
نکل کر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے

جری اللہ رسولِ حق امامِ وقت ہے بے شک
اُسے دہشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزان ہے

امامِ وقت کے منکر بھی دنیا سے ہیں غافل
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے

عدو بے جتنے ہمارے ہیں وہ دو بہ باز ساری ہیں
نہ کوئی طالبِ حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے

امامِ وقت کے جو دشمنِ جانی ہیں ان میں سے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غولِ بیابان ہے

عدو کو جانتا ہوں میں کہ پیچ و تاب کھائیگا
مرا ہر شعر اُس کے زخمِ دل کو اک نمکدان ہے

کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہیں ہرگز
غلام اُس شخص کا ہوں میں کہ جو مہدیٔ دوران ہے

مجھے آقا پر اپنے فخر ہے میں کس سے دبتا ہوں
بلا سے ہو اگر کوئی جہان میں خان خانان ہے

کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مردِ میدان ہے

مُجھی پر کیا ہے لاکھوں ایسے ہیں خدامِ مہدی کے
انہیں میں لاکھ انسانوں سے بھی بڑھ کر اک انسان ہے

مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نورِ دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

مدیرِ میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
ہے شہرہ قادیان سے لیکے جس کا تا بہ منٹگمری

مجھی پر کچھ نہیں موقوف اس کی قابلیت سے
ہر اک آگاہ جنٹلمین واقف ہے ہر اک میڈم

اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
نئی دنیا میں بھی عزت سے جس کا نام ہے ویلکم

ہے اک فاضل یہاں کہتے ہیں جس کو حضرتِ احسن
کتابیں اس نے لکھیں کیسی کیسی قیمتی بیہم

جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علمِ کلام آخر
اسی سے سیکھتا آ کر کہ یہ مہدی کا ہے ہمدم

ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
منور ہو رہا ہے بدر سے ان کے اب اک عالم

وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے
طلب میں علم کی اب تک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

تجر اس کو حاصل ہے ہر اک فن مین وہ کامل ہے
مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
ہے اک جرنل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناء اللہ کو مد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل مین مشہور ہے اپنے
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہین

زبانین آٹھ ہو تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے ستم
بپا ہے دشمنون مین اسکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پہندی تھی اسے اسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا مین پائیگا بہت ہی کم
غلامی مین مسیحا کی کمر بستہ ہین یہ ہر دم

انہیں پر کچھ نہین موقوف ایسے ہیں یہاں اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہی بہتر

کرون حالت بیان کیا دشمنون کے بخت واژونکی
خدا نے اے مسیحا تجھکو وہ اقبال بخشا ہے
نشان قبر عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا بیٹا قربانی کا اک مینڈھا بنا وہ تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت مین
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہین سکتی
ہر اک مژگان مری گویا رگ ابر بہاری ہے
وفور عشق سے مجنون ہون کہہ لینے دو اب مجھکو

وہین پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چون کی
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدون کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسون کی
انہون نے بادشاہت اسکو دی رکھی ہے گردون کی
گناہون کے عوض ان کو ضرورت اس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام مین جو کی
سناؤن کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزون کی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکون کے جیحون کی
کہ حد شرع سے ہوتی ہے یا ہر بات مجنون کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہون مین بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہون مین بیشک

جنون کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور میں مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
ضرورت ہو اگر تجھکو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کر نہین سکتا بیان مین درد دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتون کو سن سنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہون کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھکو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
ترے تقریر علی کی صفت ہو کیا بیان مجھسے
ہے برج حوت تیری شان کہ دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیان تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادہر تھا ادر مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحائے زمان صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہین چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے
مین ہون بیمار عصیان کا مجھے یہ تپ بھاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گر دوں رات دن شام و سحر اس کا پجاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھکو برا اب کیا کہین گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرز فغان میری
ہے تو مات اکثر معرکون مین دیچکا ہون میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
سناتا ہے وہ کیا جہال کو اشعار لکھ لکھکر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زبان میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزبان میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زبان میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہان سے یہ زبان میری

کہی گر بلبل خوش داستان ہے زعم مین اپنے
نہین معلوم یہ اسکو بوقت جاہلیت بھی
مجھے وہ جانتے ہین کون ہون کیسا ہون کتنا ہون
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ مین احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہین کہ ہو نین آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل مین کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اس کو چاہیئے آکر سنے وہ داستان میری
زبان مشہور تھی اغیار مین معجز بیان میری
او نہین معلوم ہے تھی او نین کیسی عزت و شان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دار الامان میری
ہے شاہون سے بھی بالا شان اکبر شاہجہان میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زمان میری
تری خدمت مین کام آئے یہ جان ناتوان میری

دعا کا تیری ہون بھوکا پیاسا یا نبی اللہ
زبان سے اپنی دے مجھکو دلاسا یا نبی اللہ

جنون عشق سے صورت بنی اندوہگین میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعث تسکین
بھگوتا ہون مین اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہون عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائین کہ پوری درد دل سے وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہون مین پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوران

طبیعت اب تو لگتی ہی نہین ہرگز کہین میری
وفور عشق سے بیتاب ہے جان حزین میری
رہا کرتی ہے تر اشکون سے اکثر آستین میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہین میری
جدائی مین طبیعت اب نہین لگتی کہین میری
زبان سے حالت دل کچھ کہی جاتی نہین میری
دوا بیتابئ دل کی کرین کچھ نور دین میری
اثر دیدے دعاؤن مین وہ رب العالمین میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش برین میری
کہ اکثر گھات مین رہتا ہے شیطان لعین میری

دعاؤں کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہون کے بچا لیجے مجھے حضرت

(باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

نمبر ۶۰ غیر کفو مین نکاح - ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہان دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو مین رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو مین کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہین کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات مین اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو مین وہ کسی کو اس لائق نہین دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے مین حرج نہین اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو مین اپنی لڑکی دیوے۔ جائز نہین ہے۔

نمبر ۶۱ - جوتا پہن کر نماز - ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ مین بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندون نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر۔ مسیح

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لولا الاکرام لھلک المقام۔ یا یہ کہا لولا خیر الانام لھلک المقام

۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ انی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم و اعطیک ما یدوم۔

ترجمہ۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤں گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء (۱) لاالف آف مین (۲) یا اللہ رحم کر

۳۔ انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ۔ میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔

۴۔ اخترطنا سیفہ۔ ترجمہ۔ ہم نے اس کی تلوار کو کھینچا ہے۔

۵۔ خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ حٰم۔ تلک آیات الکتاب المبین

تفہیم۔ وہ جو حٰم ہے اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں۔ حٰم مقطعات میں کسی کا نام ہے یہی تفہیم ہے۔ "راز کھل گیا"

۳۔ (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔ واللہ اعلم

ترجمہ۔ وہ لوگ جنھوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ مت ایھا الخوان۔

ترجمہ۔ مر اے بڑے خیانت کرنیوالے۔

۲۔ تمت کلمۃ اللہ۔ ترجمہ۔ پوری ہوئی اللہ کی بات

۳۔ ان اللہ مع الذین اتقوا۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ان کیساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

۴۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً

ترجمہ۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے

۵۔ رحم اللہ۔ ترجمہ۔ اللہ نے رحم کیا۔

۶۔ فضلناک علیٰ ما سواک۔

ترجمہ۔ تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔

۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ واللہ انی غالب و سیظھر شوکتی۔ و کل ھالک الا من قعد فی سفینتی۔ اعزازاً

ترجمہ۔ بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا مگر وہی جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔

۲۔ الہام کے الفاظ یاد نہیں رہے اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑ دے یہ فرشتوں کو حکم الٰہی ہے۔

۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بلا رد مشق۔ سرک سری ترجمہ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

۱۔ الہام گذشتہ اخبار میں بھی چھپ چکا ہے

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

" دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی مین گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھہ آپنے ارادہ فرمایا تہا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بہی کردیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھہ کتاب مین پورے طور پر درج نہین ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑہتی چلی جاتی ہے۔

آسمانی گولہ چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار مین ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار پڑہ چکے ہین انہون نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پہر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ٧ مارچ والے الہام ٢٥ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آرہے ہین۔ کہ ٣١ مارچ ١٩٠٧ء کو قریب ٤ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہو کر گر گئے اور ان کے مونہہ مین پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی قبل از وقت اخبارون مین کثرت سے شائع ہو چکی تہی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکہو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارون نے بہی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخبارون مین بہی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکہتا ہے " قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنون آسمان سے عجیب آثار دکہائی دیتے ہین۔ مرزائی قادیانی پیش گوئی کرتے ہین کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع مین آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار مین بہی لکہا ہے کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکہائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہین مختلف اخبارات مین طرح طرح کی خبرین ہین۔ اور یہی نہین بلکہ انگریزی اخبارات مین بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے۔۔۔۔ جمون سے خبر دیتا ہے۔۔۔۔۔ آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا۔۔۔۔۔ بڑی بہاری آواز آئی جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔۔۔۔ گوجرانوالہ مین ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکہا گیا۔۔۔۔۔ "

بابو الٰہی بخش ابہی آتشی گولے کے متعلق خبرین اور خطوط آ ہی رہے تہے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت مین ملہم ہونے کا دعوے رکہتا تہا اور کہتا تہا کہ مین موسیٰ ہون اور سلسلہ احمدیہ کی تردید مین ایک کتاب بنام عصائے موسےٰ لکہی تہی اور اس مین اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تہی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ٢٢ مارچ ١٩٠٧ء کے اخبار بدر مین چھپی تہی کہ ایک موسیٰ ہے مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹونگا اور اس کو دوزخ دکہلاؤنگا۔ پیشگوئی روز اشاعت کے سترہوین دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالےٰ نے اپنے الہام مین موسیٰ رکہا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابون مین چھپ چکا ہے اس کے بعد الٰہی بخش نے بہی موسیٰ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تو ایک ہی ہے دو نہین ہین اور اب مین ظاہر کرونگا وہ کون ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ فالحمد للہ

شبھ چنتک مر گیا قادیان سے آریون کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تہا۔ جو گندہ دہانی مین تمام آریون سے بڑہکر تہا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبہی پسند نہ کیا تہا کہ اس کا ذکر بھی کرین مگر خدا بہلا ایسون کو کب تک چہوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکہوائی جس مین حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانون کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہو کر بٹالہ مین چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچہر چند معہ اپنے ایک ہی بہائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تہا اور قادیان مین آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہان کے سب آریون کا لیڈر رہتا وہ بہی سخت طاعون مین مبتلا رہ کر ٩ - اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکہون کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تہا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تہا کہ لا تنفکا من ھذہ المرحلۃ وہ دونون اس مرحلہ سے چہوٹ نہین سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونون آریہ تہے۔ جو قادیان مین رہکر نہایت ناپاکی کے ساتھہ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکہتے رہتے تہے اور اچہر چند دعوے کیا کرتا تہا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھہ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی مین بہی کہتا ہون کہ مین طاعون سے نہ مرونگا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تہا کہ جو کوئی قادیان مین آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بہی اسی نے نکلوایا تہا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریون نے جس بات مین ہاتھہ ڈالا۔ اُسی مین سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت کی "تازہ تصنیف قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑہنے چاہئین۔

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کتون سا کہولنا منہہ تخم فنا یہی ہے
اچہا نہین ستانا پاکون کا دل دکہانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کی ضرورت ہے اردو۔ عربی خط لکہہ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھہ خط کا نمونہ آنا چاہیئے تمام درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ڈائری

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا دنیاداروں مین کچھ نہ کچھ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونوں کے دلوں مین پنہان ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پہوٹ نکلتا ہے۔

قصاب خواہ دو سگے بہائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکھہ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لیں۔ تو دوسرا کہے گا یہ لو گمر بھیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ گر مریض۔

انبیاء کی بہی دنیا کے فرزندوں کے ساتھہ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھہ نہیں جھگڑتے۔

دیکھیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور وستم سہنے پڑے۔ اور پہر مدافعت کا حکم پاگیا۔ اذن للذین یقتلون بانھم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہیں تھا۔

اسی لئے وہ اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بہرے ہوئے جھگڑالو ہوں ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتوں کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ مین نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴ فروری ۱۹۰۷ء۔ عصر۔ جاپان کی نسبت کسی نے کچھہ استفسار کیا۔ فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہین۔ ہاں اسباب ایسے جمع ہو رہے ہین جس سے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہین اور ان کا مذہب ہے ہی کیا۔ کچھہ بھی نہین۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہوجائین۔ کیونکہ ایسا مذہب قران کا اپنا بھی ہے۔ ترقی وتمدن کے تمام لوازمات انہین اگر کسی مذہب پر برانگیخت کرسکتے ہین تو وہ "اسلام" ہی کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس مین تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے بیٹے کو خدا نہین بنایا جاتا۔

۔ مومن کے مقابلہ مین کذاب کبھی کامیاب نہین ہوسکتا سچے مین سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہین۔ خداتعالیٰ نے حق مین ایک قوت غلبہ رکھی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہین سوچتے کیا خدا مکاروں مفتریوں کی ایسی نصرۃ وتائید کیا کرتا ہے۔ جو میری کی۔ خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات مین جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حقیقۃ الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائینگے۔ کچھہ تو ماننا پڑیگا۔

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسجد مبارک مین ۲ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی۔ عاجز کو فرمایا۔ نظم نہایت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر مین چھاپ دی جائے۔ ایڈیٹر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جس جگہ اپنا عیسیٰ اترا ہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا

مسجود قدسیان ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا

گلہائے معرفت پہ ہم بلبلیں ہین گویا
اب ہوچکا نشیمن یہ گلستان ہمارا

یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا ۔ مدفن ہو یاں ہمارا

کیا خوف ہے خزان کا اس بوستان دین کو
جب احمدؐ مکرم ہے باغبان ہمارا

جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف وسنان ہمارا

کل اولیا سے بہتر۔ بعض انبیا سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا

حد سے بڑھ گئین نہایت ایذائین دشمنوں کی
طاعون بھیجا حق نے پہریاسبان ہمارا

تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کروگے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا

وہ دن بھی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے بس خطبہ خوان ہمارا

برباد ہورہے ہین پر مانتے نہین ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا

منہہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کررہا ہے
ہر روز ہو کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا

زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے درد نہان ہمارا

بیماریوں سے مین تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہین ذرا بھی تاب وتوان ہمارا

روکے رکھا مرض نے ورنہ مین جلد آتا
لگتا بجز یہاں کے ہے دل کہاں ہمارا

کچھہ ہوسکے تو کرلو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا

دکھہ درد کی حکائیت دل کھول کر سنائین
کوئی نہین جہان میں یہ رازدان ہمارا

کیون گولیکی مین رہتا کیا بے وفا تھا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا

(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میرے مکرم بھائی زاد لطفکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین اپنی ایک خواب جو مین نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی آپ کی خدمت مین لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرمادینگے۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو۔ وہ خواب حسب ذیل ہے۔ مین نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ مین ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھہ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تھا جس پر کچھہ لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا۔ اتنے مین ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تھین اس لئے وہ لوگ اس گڑھے مین گرنے لگے۔ مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا۔ مین نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل مین خیال آیا کہ مین احمدی ہوکر اس طرح گرکر مرنے لگا ہوں یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑہین اور مین نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح مین بچگیا۔ اتنے مین میری آنکھہ کھل گئی۔ والسلام۔ خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

بَدْرِ مُنَوَّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی مؤلفہ عربی تفسیر سورۂ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں اور چند ایک باتیں جو اس سورۂ شریف کے تحت میں مناسب حال معلوم ہوتی ہیں لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیہ کا سلسلہ بند نہیں ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ الہام الٰہی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے اور دنیا میں کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہو سکے اور خدا تعالیٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہیں جیسا کہ ان کی مذہبی زبانیں مردہ ہو چکی ہیں اور اب دنیا میں کہیں سنسکرت اور عبرانی نہیں بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کے عقائد میں تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہیں یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہیں یہ عقیدہ فاسدہ سورۂ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۂ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہے اُن تمام باتوں پر جو دین و دنیا کے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی میں اولاد روحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہو کر ہر زمانہ میں اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہوئی بات ہے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت میں فساد اور فتنوں کے وقت میں ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر ایک بدعت جو دین سے لگ گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگوں کو دکھلادیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں۔

اس زمانہ میں کوثر کا ثبوت

اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جا رہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوی اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھیں۔ اس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ میں ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہیں گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہو گئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہیں کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کر کے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہوں نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیا اور آیۂ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ
یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی
زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑھتے ہیں - انہ
من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا
ولا یحیی - پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو
نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ
بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا
ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ
وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ
اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا - تو
خدا تعالیٰ قادر تھا - کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر
قرآن لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہوتا - مگر
خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں تبھی
بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا - قرآن کریم
کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں
کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ - یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے اور
پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطھرون
یعنے قرآن کے حقائق و دقائق ان ہی پر کھلتے ہیں جو پاک
کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ
قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت
ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر
قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہوتی تو ابتدائی
زمانہ میں بھی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتداء میں تو حل مشکلات
قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہو گئیں
تو اب کیا ضرورت ہے - اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک
مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتے ہیں ماسوا اس کے امت
کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور
قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ
ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ
جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی
علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال
ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے
ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے
کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی
ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت
رکھتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے
اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی
ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال
ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے
معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر ان
دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجھایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ
میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر
ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی
روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام
دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی
روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود
ان کا نمونہ بنکر نہ دکھلاوے تب تک یہ کسی طرح سمجھ
ہی میں نہیں آ سکتیں - پس ظاہر ہے کہ صرف علماء جو
خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجھا نہیں سکتے بلکہ وہ تو
اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے
رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ
گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم
پانے کے لئے اب کوئی بھی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے
کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ
ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک
وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم
سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود
ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی
تعلیم محدود ہو سکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے
نمونہ سے سمجھائی جاتی ہے اس میں نہیں تو پھر نعوذ باللہ
قرآن کا آنا لا حاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی
ایک دم کے واسطے بھی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم
اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم
کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار
نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے
جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں
آ سکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کرا سکتے ہیں جو
صاحب حال ہوں مثلاً ایسے ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے
جان نکالتے ہیں اور پھر روحیں آسمان پر لے جاتے ہیں اور
پھر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے
اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹھا
رہے ہیں اور پھر قیامت کو آٹھ اٹھائینگے اور اس طرح پر خدا
اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر
کھولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں
آ سکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جلشانہ
نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا
یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس
نے یہ بھی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بھی ہمیشہ
آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے
جو مرتبہ حال پر پہنچ گئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آ سکتا اور دنیا ذرہ
ذرہ پر بہت ٹھوکریں کھاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت
تھا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ضائع کیا کہ اس کی حقیقی اور
واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹھا لئے مگر یہ
بات اس کے وعدہ کے برخلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے ہم نے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے
رہیں گے - اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے
والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے
والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کریم کی حفاظت
کیا ہوئی - کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط
نسخوں میں تحریر ہو کر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا -
جیسے بعض مدفون خزانے - گو کسی کے کام نہیں آتے مگر
زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے
کہ اس آیت سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے اگر یہی منشا ہے
تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات
اور ایسی حفاظت کا موجب پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے
کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فائدہ
ممکن ہے کہ کسی گڑھے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بھی ایسا
ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی
ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مولف کی تالیف سمجھی
گئی ہیں تو اس میں کیا نئی ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ
کیا پہنچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی
دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھکر ہے اور خارق عادت بھی لیکن
خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی
نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ مین تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس مین نکل چکے ہین۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہو کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جو کچھ درس قرآن مین فرماتے رہیں وہ مع شئی زائد اس تفسیر مین موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہین۔ مین نے جہان تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہائت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بہاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ مین پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تہا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تہا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف عہ؍ سالانہ رکھی گئی تہی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کماحقہ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تہا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت مین بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ مین قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہین مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہون گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہون گے اس لئے اس مین مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحون مین ہوتا تہا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کیجاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہین۔ اسے بطور ضمیمہ خریدین اور جو نہ چاہیں نہ خریدین ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عا؍ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریدارون سے ۱۲؍ سالانہ زیادہ لئے جائین گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس مین انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہین رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا مین زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہان تک ممکن ہو۔ رعائت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲؍ مین سے ۴؍ سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸؍ مین ایک دو سو چالیس صفحون کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال مین اس ضمیمہ کے خریدارون کو پہونچ جاوے گی۔ مین امید کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائین گے۔

اس تفسیر مین اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہین۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہون گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸؍ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہین کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑہین۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگین گے۔ درخواستین بہت جلد آنی چاہئین کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا۔ جس قدر درخواستین اس کے لئے آئین گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیان موجود ہین۔ اگر احباب خریدنا چاہئین تو تھوڑی سی درخواستون کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہون گے عہ؍ ہے۔

نوٹ ۱ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہون ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے احباب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس مین اخراجات بڑھ جاتے ہین۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ ۲) ضمیمہ کی قیمت مین ان رعایتون مین سے کوئی رعائت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت مین طلبار وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۶؍ اپریل ۱۹۰۷ء

رسید ۔ سکرٹری مجلس ناظم کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تہا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور لکھنے والے صاحب نے اپنا نام نہین لکھا تہا۔ اس واسطے دفتر ہذا مین مد لنگر اور مد مساکین مین جمع کر لئے ہیں بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲؍

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعائت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲؍ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ

سفید جھوٹ ترین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود اسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے۔ ۲۷ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گوہیلکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوہیلکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر آگے چلکر اور ہی غضب ڈھایا ہے کہ چند عقائد احمدیون کی طرف منسوب کیے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہیئے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین۔ مین باوشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھ دیا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کرسکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین ولا محدث بڑہایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر۔ اور اذالرجم ۱۳۲ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے۔ کہ صرف تیئس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے۔ وہ سخت بے ایمان ہے۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو۔ پھر اس کا جواب دینگے۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپکے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی۔ پھر علیحدہ طور پر خودستائی سے کون روکتا ہے۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ۔ ایک عالم گواہ ہے۔ کہ بار بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو اسی باوشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھکر سنایا۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون کے رکن ہین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکا کرتا ہے۔ پھر آپنے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دین اور پھر یہ حال ہو۔ ہم کیا مخاطب کرین۔

المکل آمت گوہیلکے ضلع گوجرات

---

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہین ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائت عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحے۔ بے جلد اصل قیمت ۵؍ رعائتی ۲؍ مجلد الزیادہ دشمین مجلد ۶؍ رعائتی مجلد ۴؍۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعائتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک

برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک مین ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوا منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون مین شامل نہین ہوتے اگرچہ مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا۔ میان عبداللہ کے

ڈائری

القول الطیّب

پیشگوئی

۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام حٰم ۔ تلک ایت الکتاب المبین راز کھل گیا" کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے۔

کتب اولین

پہلی کتابون کا ذکر تھا۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین۔ فرمایا۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین ہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا۔

دیسی بوٹیان

سیر مین برلب سڑک خودرو بوٹیون کی طرف اشارہ کرکے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو مخاطب کرکے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ہماری ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود ہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین۔

الخطبۃ

مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدد خان ایک نیک نوجوان ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے ر
۲۰ " " " محمد ظفر یار خان صاحب ۱۴۵۱ عہ ر
۲۱ " " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے ر
۲۱ " " " نمبر ۵۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہرسیاں عہ
۲۲ " " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ے ر
۲۲ " " " نمبر ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ے ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸ ر
۲۳ " " " نمبر ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہ ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۷ عبد اللہ صاحب عہ ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۰ محمد شفیع صاحب عہ ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے ر
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۴ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ ر
۲۳ " " " نمبر محمد صدیق صاحب ۸ ر
۲۴ " " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ مظفر احمد صاحب ے ر
۲۴ " " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے ر
۲۴ " " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب ے ر
۲۵ " " " نمبر ۵۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳ ر
۲۵ " " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میراں بخش صاحب ے ر
۲۵ " " " نمبر ۱۰ محمد دین صاحب ے ر
۲۶ " " " نمبر ۵۳ سید ناصر شاہ صاحب للعہ ر
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ ر
۲۷ " " " نمبر ۵۵ ملک جیون خان صاحب ے ر
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب عہ
۲۷ " " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے ر
۲۸ " " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب عہ ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے ر
۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے ر
۳۰ " " " نمبر شیر محمد صاحب للعہ ر
۳۰ " " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ ر
یکم اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے ر
" " " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے ر
" " " نمبر ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ے ر
" " " نمبر ۱۱ نواب خان صاحب ے ر
" " " نمبر فضل الدین صاحب ے ر
" " " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے ر
" " " نمبر ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے ر
" " " نمبر ۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے ر
" " " نمبر ۲۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب عہ ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یارٹی پور کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور۔ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال ۔ ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال ۔ ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
متاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " " "
اہلیہ نور الٰہی صاحب " " "
اہلیہ فضل الٰہی صاحب " " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک نمبر ۲۷۶ ڈاک خانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گھوڑ
میاں محمد ساکن چک میاں موسےٰ
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں مراد صاحب " "
مستری میراں بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زید کا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب لشی خادرس موضع ٹھنڈا تفہیم ڈاک خانہ لودہران ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گھوگھیاٹ ڈاک خانہ و تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھیر تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیر لسیان ڈاک خانہ راہون تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاک خانہ خوشاب ضلع شاہ پور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاک خانہ سنہرا ضلع امرتسر
سادن ولد کمال ساکن گنھیالی ڈاک خانہ سدرراہ ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدراون ڈاک خانہ ہندواڑہ علاقہ کشمیر اترمچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد محمد جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہبا کی ڈاک خانہ فتحگڈہ
کرمداد ولد شیر ساکن کھیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
قائم ولد ننھو کھیوا باجوہ سیالکوٹ
خیر الدین صاحب " " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن گگر ملیان [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہو صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے ۔	[illegible]
درثمین " " " ۲	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی ۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعائت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے ۔	سے مجلد / مجلد
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین دی و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں ہیں ۔	۴ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	۴ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔	
نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	۱ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	۲ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶

شرح تہذیب الکلام ۸ع

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض ۵ر

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبة

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

اطلاع ۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت اخیر جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۵ر فی نسخہ پر فروخت ہوتی ہے اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا ۔